مسلم كتاب المساقات (۱۱/۲۸) ''بدن میں ایک عضو ایسا ہے جو درست رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور یہ بگڑ جائے تو سارا بدن تباہ ہو جاتا ہے، یہ اہم ترین عضو دل ہے''۔

پس جس شخص کا دل بری نیتوں کی آماجگاہ ہو، وہ قابل مؤاخذہ ہے۔

(ب) اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا جب تک زبان یا اعضاء سے کسی قسم کی پیشرفت نہ ہو۔ (اِلا یہ کہ ایسا ارادہ حرم شریف میں ظلم وفساد پھیلانے سے متعلق ہو، تو وہ عذاب الٰہی کا مستحق ہوگا)۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے ﴿ومن يرد فيه بإلحاد بظلم نذقه من عذاب أليم○﴾ (الحج ۲۵)۔

امام ابن رجب کہتے ہیں: ''ہاں جب ارادے کے ساتھ زبان اور اعضائے جسمانی کا عمل بھی شامل ہو تو بندے کا مؤاخذہ ہوگا، خواہ وہ عمل نیت کے ساتھ ہی واقع ہو یا بعد میں، پس جس نے ایک مرتبہ حرام کا ارتکاب کیا، پھر آئندہ بھی موقع ملنے پر گناہ کرنے کا ارادہ رکھا، تو وہ گناہ کے کام پر اصرار اور مداومت کا مرتکب ہے، لہذا اسکی نیت پر بھی مؤاخذہ ہوگا یہ امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

''ولا يهلك على الله إلا هالك''

اللہ ارحم الراحمین کے اس فضل عظیم اور رحمت بیکراں کے ہوتے ہوئے روز قیامت جس کی بداعمالیوں کا پلڑا اس کے حسن عمل سے زیادہ بھاری ہو جائے، تو اس سے زیادہ بدبخت اور ہلاکت زدہ کوئی نہیں ہوسکتا۔

اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے ''ويل لمن غلبت وحداته عشراته'' ''اس بدنصیب کے لئے افسوس اور ہلاکت ہو جس کی اکائیاں (گناہ) اس کی دہائیوں (نیکیوں) پر غالب آئیں''۔ (جامع العلوم والحکم ۳۱۳)

❀❀❀❀❀❀❀

درس فقہ

حضر میں دونمازوں کو جمع کرنا

ثناء الله عبد الرحيم

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضر میں کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھا جاسکتا ہے۔اسکی تفصیل فقہاء یوں بیان کرتے ہیں:

[۱] شافعیہ کے نزدیک بارش کے وقت ظہر وعصر کو صرف ظہر کے وقت اور مغرب وعشاء کو صرف مغرب کے وقت جمع (تقدیم) کرنا جائز ہے،بشرطیکہ پہلی نماز کے دوران اور دوسری کے شروع ہوتے وقت بارش ہورہی ہو۔(المجموع ٤/٣٧٨۔٣٨٤)

[۲] مالکیہ کے نزدیک صرف مغرب وعشاء کی نمازیں بارش کے روز مغرب کے وقت ایک ساتھ پڑھی جاسکتی ہیں اور حنابلہ کے نزدیک صرف مغرب اور عشاء کی نمازیں مطلقا خواہ مغرب کے وقت،خواہ عشاء کے وقت پر جمع (تقدیم یا تاخیر) کرکے پڑھی جاسکتی ہیں۔

[۳] احناف کے نزدیک بارش میں بھی دونمازوں کو جمع کرکے پڑھنا جائز نہیں۔بلکہ ہر نماز کو اصل وقت میں پڑھنا ہی فرض ہے۔(الفقه على المذاهب الأربعة ١/٤٩٠،المجموع ٤/٣٨٤)

اور بعض علماء کے نزدیک حضر میں کسی عذر کے بغیر بھی دونمازوں کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہے لیکن اس شرط پر کہ اس کو اپنی عادت نہ بنائے۔اور یہی ابن سیرین،ابن المنذر،ربیعہ اور اصحاب حدیث کی ایک جماعت کا مسلک ہے۔(نيل الأوطار ٣/٣٦٤)

دلائل: شافعیہ نے اپنے مسلک کیلئے اس حدیث سے استدلال کیا ہے ''عن ابن عباس رضى الله عنهما :صلى رسول الله ﷺ الظهر والعصر جميعا،والمغرب والعشاء جميعا فى غير خوف ولا سفر،قال مالك :ارى ذلك كان فى مطر'' [مسلم مع النووى ٥/٢١٥] ''حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو بغیر کسی خوف یا سفر کے جمع کرکے پڑھی۔اور امام مالک نے کہا میرا خیال ہے یہ بارش کی وجہ سے تھا۔تو اس میں مطلق جمع کا ذکر ہے۔لہذا بہتر یہ ہے کہ جمع تقدیم کرکے ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اور مغرب اور عشاء کو مغرب کے وقت میں جمع کرکے پڑھا جائے۔

حنابلہ کی دلیل:

چونکہ حضر میں مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھنے پر اجماع ثابت ہے اور دوسری نمازوں میں اختلاف ہے۔لہذا اختلاف سے بچنے کے لئے یہی بہتر ہے کہ صرف مغرب وعشاء کو بارش کے وقت جمع کرکے پڑھ لیں اور دوسری نمازوں کو اس پر قیاس کرنا بھی درست نہیں،چونکہ مغرب وعشاء میں تاریکی ہوتی ہے اور بار بار مسجد میں آنا دشوار ہوتا ہے۔جبکہ ظہر اور عصر میں دشواری نہیں ہوتی۔

مالکیہ نے اپنے مذہب کیلئے ان احادیث وآثار کو دلیل بنایا ہے:

۱۔ عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه قال:ان من السنة إذا كان يوم مطير أن يجمع بين المغرب والعشاء ''حضرت ابوسلمۃ نے کہا کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ جب بارش کا دن ہوتو مغرب وعشاء کوجمع کر کے پڑھ لیا جائے'' اور سہولت جمع تقدیم میں ہے، چونکہ عین ممکن ہے کہ عشاء کے وقت بارش تھم جائے۔

۲۔ عن نافع أن ابن عمر كان إذا جمع الأمراء بين المغرب والعشاء فى المطر جمع معهم ''یعنی جب امراء (حکمران) مغرب وعشاء کوجمع کر کے پڑھ لیتے تو ان کے ساتھ حضرت ابن عمر بھی جمع کر کے پڑھ لیتے تھے'' (مؤطا ۱/۱٤٥)

بلا عذر جواز جمع کے قائلین نے یہ دلائل پیش کئے ہیں:

۱۔ جمع رسول اللهﷺ بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''من غير خوف ولا سفر'' ''حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں بغیر کسی خوف یا بارش کے (ایک روایت میں بغیر سفر کے) مدینہ میں جمع کر کے پڑھیں [مسلم ۲/۱٥١، مؤطا ۱/۱٤٤، نسائی ۱/۲۹۰)

مسلم کی ایک اور روایت میں یوں مروی ہے کہ سعید بن جبیر سے ابوالزبیر نے اسکی وجہ پوچھی تو سعید بن جبیر نے کہا میں نے یہی سوال ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے کہا نبی ﷺ نے ایسا اس لئے کیا ہے کہ اپنی امت کو مشکل میں نہ ڈالیں (مسلم ۵/۲۱۵)

۲۔ أن النبيﷺ صلى بالمدينة سبعا وثمانيا الظهر والعصر، والمغرب والعشاء [بخاری ۱/۱٤٦، مسلم ۲/۱٥۲] ''نبی ﷺ نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعتیں ساتھ پڑھیں یعنی ظہر وعصر اور مغرب وعشاء'' اور یہ مطلق جمع ہے اس میں کسی عذر یا بارش کا تذکرہ نہیں ہے۔

لیکن جمہور فقہاء نے ان دلائل کے یہ جواب دئے ہیں:

۱۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا مرض کی وجہ سے کیا تھا۔

۲۔ یا بارش کی وجہ سے کیا تھا۔

۳۔ ''ولا مطر'' سے مراد (مطر كثير) ہے۔ یعنی زیادہ بارش نہیں تھی اور اس سے بارش کا بالکل نہ ہونا لازم نہیں آتا۔

۴۔ یہ حدیث دو الفاظ کے ساتھ آیا ہے ایک'' ولا سفر'' یعنی سفر میں نہیں تھا، بلکہ بارش کی وجہ سے تھا اور'' ولا مطر'' کی روایت جمع صوری اور مجازی پر محمول ہوگا۔ اور جمع صوری ہونے کی تائید درج ذیل نکات سے ہوتی ہے:

۱۔ ''ابن عباس نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کوجمع کر کے پڑھا۔ ظہر کو تاخیر کی اور عصر کو جلدی، اور مغرب کو تاخیر سے اور عشاء کو جلدی سے ساتھ پڑھ لیا۔ (نسائی ۱/۲۸٦)

۲۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن دینار نے کہا: يا أبا الشعثاء أظنه أخر الظهر وعجل العصر وأخر المغرب وعجل العشاء قال وأنا أظن ذلك۔ [مسلم ۲/۱٥۲،